# رحمت و غفران کا مہینہ

پروفیسر تنویر قاسم
انجینئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور

روزہ کا تصور:

روزے کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ انسانیت کی۔ روزہ کا تصور ہر اس مذہب میں پایا جاتا ہے جو کبھی بھی زمانہ میں آسمانی مذہب شمار ہوتا ہے۔ بلکہ روزہ کا تصور اور وجود ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ خواہ اس کے حاملین اپنے مذہب کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہ بھی کرتے ہوں، البتہ روزوں کی کیفیت میں اختلاف ہوسکتا ہے، بلکہ ہے، آسمانی مذہب میں تو یہ قدیم قدر مشترک ہے۔ جیسا کہ قرانی الفاظ سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔

**كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم.**

اس آیت میں كما كتب على الذين من قبلكم کے الفاظ کو بغور پڑھ لیں۔

## روزہ کی فرضیت:

رمضان کے روزہ کی فرضیت بیان کرتے ہوئے قرآن پاک ناطق ہے۔

**يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون.(البقرة)**

اے ایمان والو! روزے تم پر فرض ہیں جس طرح سابقہ امتوں پر یہ فرض تھے اور یہ اس لئے ہے کہ متقی بن جاؤ۔

آنحضرت رمضان کی فرضیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

**بني الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلاة وايتاء الزكوة والحج وصوم رمضان.** (بخاری ومسلم)

اس قصر اسلام کی اساس و بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت ورسالت کا اقرار کرنا اور اس کی شہادت دینا۔ ۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوۃ ادا کرنا۔ ۴۔ حج کرنا۔ ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

اس آیت وحدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ ہر عاقل و بالغ حاضر تندرست مرد اور عورت پر فرض ہے۔

## روزوں کی تعداد:

رمضان کے روزوں کی تعداد تیس اور بعض اوقات انتیس بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت فرماتے ہیں:

**نحن امته امة لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا او هكذا وهكذا وعقد الابهام فى الثالثة ثم قال الشهر هكذا وهكذا وهكزا يعنى تمام الثلثين يعنى مرة تسعا وعشرين ومرة ثلثين.** (بخاری مسلم)

ہم امی قوم ہیں ہم حساب کتاب نہیں جانتے آپ نے اپنے انگوٹھے کو دبا لیا پھر آپ نے اسی طرح دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر فرمایا مہینہ یوں ہوتا ہے یعنی پورے تیس دن۔ یعنی مہینہ کبھی تیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دن۔

## چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہئے:

اصل مسئلہ یہ ہے کہ روزہ چاند دیکھ کر رکھا جائے۔ اور چاند دیکھ کر ہی افطار کیا جائے یعنی عید الفطر کی جائے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

**صوموا لرويته وافطر والرويته فان غم عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلاثين.** (بخاری ومسلم)

تم چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور چاند دیکھ کر افطار کیا کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہوجائے تو شعبان کے پورے تیس یوم شمار کیا کرو۔

## رمضان سے قبل روزے رکھنا:

ہمارے بعض لوگ رمضان کی آمد سے ایک دو روز قبل شعبان کا روزہ رکھتے ہیں وہ اپنے خیال میں رمضان کا استقبال کرتے اور خیر مقدم

کرتے ہیں ایسے روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔ رمضان سے دو ایک روز قبل روزہ رکھنے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے:

**لا يتقدمن احدكم رمضان بصوم او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم يوما فليصم ذالک اليوم.** (بخاری ومسلم)

کہ تم میں سے کوئی انسان بھی رمضان سے ایک روز یا دو روز قبل روزہ نہ رکھے۔ ہاں البتہ اگر کسی انسان کا معمول ہمیشہ یوں روزے رکھنے کا ہے۔ تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

## عمر بھر کے روزے:

آنحضرت ﷺ نے روزہ کی اہمیت فضیلت اور مقام ومرتبہ بڑے واشگاف الفاظ میں بیان کیا ہے۔ آپ کی اس حدیث سے اس کا اندازہ لگائیے:

**قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صامه.** (بخاری وترمذی وابوداؤد)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو انسان بلا عذر شرعی روزہ ترک کردے تو زمانہ بھر روزے کیوں نہ رکھ لے یعنی اس کی قضا تو ہوسکتی ہے مگر اسے وہ ثواب نہیں مل سکتا جو رمضان میں ملتا تھا۔

## رحمت کے دروازے کا وا ہونا اور شیطان کی بندش

تمام سال میں صرف رمضان المبارک ہی کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا شرف اور مقام عطا فرمایا ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ جب رمضان شروع ہو جاتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو مقید ومحبوس کردیا جاتا ہے۔ حدیث کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

**قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الرحمة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين.** (بخاری ومسلم)

## جنت کے دروازے:

قصر جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو ہی یہ شرف بخشا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں ایک دروازہ روزہ داروں کیلئے مخصوص قرار دیا اور فرمایا کہ اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کا نام باب الریان سیراب کرنے والا دروازہ رکھا۔ جیسا کہ ارشاد پیغمبر ﷺ ہے:

**قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنة ثمانية ابواب منها باب يسمى باب الريان لا يدخلونه الا الصائمون** (بخاری ومسلم)

## قیام رمضان اور صیام رمضان کا مقام:

رمضان کے روزوں اور قیام کی فضیلت بے حد اور بے شمار ہے۔ اس کے فضائل بے حد اور بے شمار ہیں۔ اس کے فضائل و برکات بے پایاں ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

**من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمان واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه.** (بخاری ومسلم)

## روزہ کا بدلہ از خود ہی دونگا:

روزہ کا کیا مقام ہے؟ اور اس کی ادائیگی سے کیا اجر وثواب ملتا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس کی فرضیت بیان فرمائی ہے۔ اس کا اندازہ اس حدیث سے لگائیے۔

**كل ابن آدم يضاعف الجنة بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف قال الله تعالىٰ الا الصوم فانه لي وانا اجزى به يدع شهوته وطعامه من اجلي للصائم فرحتان فرحة عند فطره . وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسک والصيام جنة واذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخبر فان سابه احد اوقاتله فليقل انى امرأ صائم** (بخاری ومسلم)

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کی ہر نیکی کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو گنا تک اضافہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس سے یکسر الگ ہے کیونکہ روزہ محض میری رضا و خوشنودی کیلئے رکھا جاتا ہے لہٰذا میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ میری وجہ سے وہ اپنے کھانے اور خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی اس وقت جب وہ دن بھر کی شدت پیاس کے بعد روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ روزہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پیارا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو کا مقام اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔ روزہ جہنم سے ڈھال ہے ...

(باقی صفحہ 13 پر)